غیرت کے نام پر قتل

Dastageer Center
دستگیر

قانونی اِمداد کا مرکز

0800-58888

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا ایسا مرکز ہے، جہاں خواتین کو بنیادی حقوق تک رسائی بذریعہ قانونی کاروائی ممکن بنائی جاتی ہے۔ دستگیر مرکز یہ خدمات / قانونی اِمداد، مفت فراہم کرتا ہے۔

- دماغی، جسمانی اور جِنسی تشدد
- تیزاب / جلانے کے جرائم
- غیرت کے نام پر قتل
- جبری شادی
- کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کیا جانا
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے غیر معاونیت وغیرہ

قانونی رہنمائی کے لیے ہماری ہیلپ لائن پر کسی بھی وقت کال کریں

0800-58888

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا مرکز آپ کو قانونی رہنمائی، قانونی مشورہ، قانونی اِمداد، سماجی اور نفسیاتی مشاورت، کونسلنگ یا رہنمائی اور سماجی حکومتی اداروں کے ساتھ رابطہ کاری میں مدد فراہم کرتا ہے۔

دستگیر لیگل ایڈ سینٹر پشاور

بلیو وینز آفس:

مکان نمبر 227، بلاک C، اوپی ایف کالونی، بڈھنی روڈ پشاور۔

فون نمبر: 0800-58888، 0317-0965038

دفعات اور اصلاحات کے باوجود اس جرم کی مؤثر روک تھام مشکل نظر آتی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم سب کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کا ساتھ دیتے ہوئے اس طرح کے نام نہاد رسم و رواج کو ہمیشہ کے لیے جڑ سے ختم کرنا ہو گا تاکہ ایک مساوی اور منصفانہ معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکے۔

آپ دستگیر لیگل ایڈ سینٹر تشریف لا کر یا ہماری ہیلپ لائن نمبر 0800-58888 کے ذریعے اپنے مسئلے کی قانونی مدد یا رہنمائی مکمل رازداری کے ساتھ ہمارے نمائندے سے لے سکتے ہیں۔

غیرت کے نام پر قتل کیا ہے؟

غیرت کے نام پر قتل جس کو ہر صوبے میں مختلف زبانوں اور ناموں سے جانا جاتا ہے، جیسا کہ سندھ میں کاروکاری، پنجاب میں کالا کالی، بلوچستان میں سیاہ کاری اور خیبر پختونخواہ میں طور طوراً وغیرہ۔ غیرت کے نام پر قتل کسی مرد (بالعموم) یا عورت (بالخصوص) کا اس کے اپنے خاندان والوں کے ہاتھوں قتل ہے۔ جو کہ اس کے کسی ایسے قول و فعل کے عوض کیا جاتا ہے، جس کی بدولت ان کے خاندان کی عزت و آبرو کو ٹھیس پہنچی ہو یا معاشرے میں اس خاندان کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

کیا حقیقت یہی ہے یا کچھ اور؟ ذرا سوچیے!

ضروری نہیں غیرت کے نام پر قتل کی وجہ خاندان کی عزت کی پامالی ہی ہو، بلکہ دیرینہ خاندانی جھگڑے اور دشمنیاں مٹانے، زروزمین کے حصول، قرض سے نجات، عورت کو وراثت سے محروم کرنا، ناپسندیدہ بیوی سے نجات پانے اور نئی شادی کرنے جیسے عزائم کی تکمیل کیلئے کیے گئے عورت کے قتل کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ لڑکی کے پسند کی شادی کرنے یا غیر خاندان میں شادی کی خواہش کو بھی غیرت کا مسئلہ بنا دیا جاتا ہے۔

تعزیراتِ پاکستان میں اس جرم کو روکنے کی دفعات کے باوجود ہزاروں خواتین ہر سال غیرت کے نام پر قتل ہو رہی ہیں۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا آپ نے کبھی اس کی روک تھام کیلئے کوئی قدم اُٹھایا؟

غیرت کے نام پر قتل اور معاشرے کا کردار

غیرت کے نام پر قتل ہمارے معاشرے کے منفی کردار کی وجہ سے ختم نہیں ہو پا رہا۔ اگر کبھی کسی عورت پر شک ہو جائے تو بنا کسی ثبوت کے محلے والے اور خاندان والے اس گھرانے کو طنز کا نشانہ بناتے ہیں۔ اور غیرت کے نام پر اُس گھر کے مرد کو اس قدر اکساتے ہیں کہ وہ بالآخر اپنے ہی گھر کی عورت کو قتل کر دیتا ہے۔ اس طرح کے قتل کو جرم سمجھنے کی بجائے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس عمل کو بہادری سمجھا جاتا ہے۔

تعزیراتِ پاکستان اور غیرت کے نام پر قتل کی سزاء

پاکستان میں غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کا قانون 2016 میں پاس ہوا۔ جس کے تحت تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 299 میں غیرت کے نام پر قتل کو فساد فی الارض (زمین میں فساد) قرار دیا گیا ہے اور دفعہ 302 میں 2016 میں کی گئی ترامیم کے تحت غیرت کے نام پر قتل "قتل" ہے۔ جس کی سزا زیادہ سے زیادہ 25 سال قید یا سزائے موت دونوں ہیں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کے جدید دَور اور تعلیمات کے باوجود غیرت کے نام پر قتل ابھی تک ہمارے معاشرے کا ناسور بنا ہوا ہے۔ قانون کی مختلف

CMYK